Registerd

L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۱۸) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہی- ۳ مئی ۱۹۰۶ء جلد (۳۵)

ایڈیٹوریل دفتر

چاہ کندن را چاہ در پیش - مرزا صاحب کی دریدہ دہنی سے ایک زمانہ تنگ آچکا ہے- ایک طرف تو دنیا تھوکے دی رہی ہے کہ مرزا صاحب سر دہا چبوٹھے ہیں اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا حلقہ قادیانی مرزے کی پیشگوئیوں پر بغویت کی تاویلین چسپان کرکے یہی راگ الاپے جاتے ہیں کہ پوری ہوئیں پوری ہوئیں- یہان تو وہی مثال صادق آئی یا بے شرمی تیرا ہی آسرا- جان الیگزینڈر ڈوئی جس کا انتقال حال ہی میں ہوا ہے اپنے آپکو ایک الہی طب- نبی اور الیاہ سوم قرار دیا کرتا تھا- کچھ عرصہ تک اُسکو بڑی نمایان کامیابی ہوئی بوجہ ہونے منتظم کے اُس نے ایک بڑی جماعت بنام زاین شیکاگو شہر کے نزدیک قایم کرلی- اس کی جماعت میں تمباکو- شراب وغیرہ چیزونکا استعمال منع تھا- اُس کے شہر میں انتظام ہر ایک چیز کا واقعی قابل تقلید تھا- لیکن اُس کے لمبے چوڑے دعوون نے اُسکو عام وخاص کی نظر میں گرادیا اور طعن اور تشنیع کا ہدف بنادیا- پھر اُس نے بڑی بیباکی سے نیویارک شہر کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہوکر تسخیر کرنا چاہا لیکن منہ کی کھائی- پھر مرد میدان بنکر آسٹریلیا اور انگلستان میں اپنا سکہ جمایا لیکن ناکامیابی نے اپنا سیاہ منہ دکھایا- اسکا باقی ماندہ فروغ بھی گھٹتا گیا حتے کہ دماغ میں بھی فتور آیا اور ضعف بدن بھی طاری ہوا- اس حالت ناگفتہ بہ میں اس کے قدیم ساتھیون نے بھی اُسکو خیرباد کہدیا بلکہ نزدیکیوں نے بھی دور کے سلام کی رواداری منظور فرمائی- دولت بھی ضبط...... ہوئی اور ساتھ ہی عزت وآبرو بھی گئی- باقی زندگی اُسکی روسیاہی کی وجہ سے تلخی میں گذری اور اسی تلخی میں اپنے مخالفوں کو تادم مرگ گالیان دیتے رہے- یہ ماجرا ہر ایک کے لئے نہ صرف حیرت خیز ہے بلکہ عبرت انگیز ہے- دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے ایسے شخص کا جو اپنی شخصی بڑائی کی خاطر لوگون کے سامنے خدا کا پیغمبر ہوکر آتا ہی کیا حال ہوگا اُن فریب خوردہ ساتھیون کا جنہوں نے سب کچھ اپنا اُس کے ہاتھوں میں سونپا اور اُس کے ہمراہ ہوکر اپنا قیمتی وقت ضایع کیا- اس ماجرا سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بہت اس قسم کے لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں جو جلدی دھوکہ میں آکر مفتریون کی پیچیدگیون میں پھنس جاتے ہیں اور یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے مفتریوں کا انجام بخیر نہیں ہوتا خاصکر ایسی جگہوں میں جہان لوگ عموماً روشن ضمیر ہوتے ہیں اور اپنے پرتو نورانی سے تاریکی کے کاموں کو جلدی دیکھتے اور دکھا دیتے ہیں-

اسپر طرفہ تر یہ ہے کہ مرزائی اخبارون اور رسالون میں مرزا کی ڈوئی والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لمبے چوڑے بیانات پائے جاتے ہیں- ہم پوچھتے ہیں کہ مرزے کو یورپ سے کیا تعلق ہے- کیا اُس کے کوئی مرید وہان بیٹھے ہیں؟ ڈوئی کو تو یہہ بات پھبتی تھی کیونکہ اسکو تو آدیل میں بہت کچھ فروغ حاصل ہوا تھا- اور ایک عالم میں اُس کا چرچہ تھا لیکن تمکو وہان کس نے پوچھا؟ اچھا یہہ بھی نہ سہی- یہ صریح پیشگوئی جس کے پورا ہونے کو تم اور تمہارے چیلے چانٹے ایک قطعی فیصلہ مان رہے ہیں کس اخبار اور کس ملک میں ڈوئی کا مرجانا تمہاری دعا اور پیشگوئی کا فیصلہ مانا جاتا ہے؟ کیا تمہارے اس نشان کی کامیابی سے کوئی وہان تمہارے حلقہ میں آیا؟ وہان کو تو جانے دو ہم بار ثبوت تمہارے لئے ہلکا کردیتے ہیں اپنے حلقہ سے باہر

کسی یہان کے ہی اخبار کا حوالہ دو جو تمہاری دعا اور پیشگوئی کے پورے ہونے کی داد دیتا ہو؟ یہہ تو ہم مان لیتے ہیں۔ کہ تمنے ہزاروں کاغذات سیاہ کر کے یورپ اور امریکہ میں بھیجے ہونگے اور وہان کے بعض اخبارون نے جنکا تم نام لیتے ہو بازاری غپ کے طور پر اور اپنی پبلک کی کیوریآزیٹی بڑھانے کی خاطر انکو شائع بھی کر دیا ہو گا لیکن اب سوائے قادیان کے پیشگوئی کے پورے ہونیکا کوئی بھی چرچہ نکرے یہہ عجیب بات ہی؟ یہی وجہ ہے کہ اپریل کے رسالہ ریویو آف ریلجنس میں مرزا کے ایک بی۔ اے چیلے کو بہت دیر کے بعد یہہ سوجھی کہ اب توپ و تفنگ کا تو کام ہو لیا چلو کچھ اور نہیں تو پستول ہی سے پٹ پٹ کر چھوڑیں؟

خیر اس اجرے کے بیان سے ہماری منشا یہہ ہی کہ ہم مرزا جی کو سمجھا دین کہ جس کام کے پیچھے آپ پڑے ہیں اُسی کے درپے ڈوبتی رہا۔ اور جو انجام ڈوئی کا ہوا کچھ ویسا ہی آپ کا ہو گا بشرطیکہ آپ توبہ کر کے پبلک کی معافی کے خواستگار ہوں اور خصوصاً خدا سے معافی طلب کریں جسنے آپ کے کفر آمیز کلموں کو سنا اور آپ کی کرتوتوں کو دیکھا اور تب بھی صبر کیا اور غصہ میں دھیما رہا جسنے اُس دعا میں جو آپنے اپنے حق میں اور مولوی ثناء اللہ کے حق میں مانگی ہے کسی قسم کے توبہ کے آثار نہیں پائے ہیں اس لئے آپکی روح کی بھلائی کی خاطر آپکو متنبہ کرتے ہیں کہ آپ کے منبض میں صحت نہیں ہے اور اگر یہی حال رہا تو آپکا انجام ہرگز بخیر نہ ہو گا۔ فقط۔ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا؛

سنہ ۱۹۰۷-۸ء کے سال کے لئے لنڈن مشنری سوسائٹی کی آمدنی ۱۵۴۶۰۰ پونڈ کی توقع کی جاتی ہے۔ اور خرچ غالباً ۱۵۵۵۰۰ پونڈ ہو گا۔

ایڈیٹوریل نوٹس و ریمارکس

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ساتھ مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ جو دعا کے طور پر چاہا

ہے۔ اِس میں مرزا صاحب اپنے اخبار بدر مطبوعہ ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء میں یوں گویا ہوتے ہیں کہ آپ (یعنی ثناء اللہ) دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوٰے مسیح موعود ہونیکا سراسر افترا ہے......اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاونگا۔"...... اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالٰی کی طرف سے نہیں"؛

ہمکو تو اس قسم کے مباہلوں کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ ہم سلسلہ الہام کے جاری رہنے کے قایل ہی نہیں ہیں۔ الہام اس الٰہی اور شفا بخش علم کا نام ہے جو عالم بالا سے بطفیل روح قدس خدا کے خاص بندوں پر نازل ہو کر پایہ تصدیق تک پہنچا ہے اور جسکو انبیاء نے عرفان الٰہی حاصل کر کے اور الٰہی توفیق سے اپنی زبان میں مستند اور یقینی طور پر درج کتاب کیا ہے۔ اس الہام کا علاقہ ہمارے دینی اعتقاد کے ساتھ ہے اور وہ ہماری دینی زندگی کا کامل اور پر وفا ہادی اور رہبر ہے۔ جسکے ذریعہ خدا خاص طور پر بندوں سے مخاطب ہوا ہے۔ اُس نے خود اپنا فضل اور سچائی ظاہر کی ہے اور اپنے شفا بخش فضل کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ پہلے مقدس لوگ روح کے بلائے بولتے تھے یعنے خدا کے ارادہ کا اظہار انبیاء کے قلب میں ہوا جسکو انہوں نے الٰہی توفیق سے مستند اور یقینی طور پر قلم بند کیا اور آخر میں کلمہ خود مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔ ان معنوں میں جو اوپر بیان ہوئے سلسلہ الہام کا اب جاری نہیں ہے اس لئے ہم مسیحیوں کے لئے یہہ کمال اطمینان کی ہے لیکن یہہ دعوٰے کیا جاتا ہے کہ آج کل بھی خدا اپنے مکالمات اور مخاطبات سے بعض شخصوں کو شرف بخشتا ہے اس کے جواب میں یاد رہے کہ مسیحی اصول کے مطابق الہام میں تین کوائف ہیں۔ وحی باطن، وحی ظاہر اور عرفان یا معرفت۔ وحی باطن یا انکشاف باطن اُس تاثیر کا نام ہے جس سے بعض چیدہ اشخاص الٰہی ذریعہ سے متاثر ہو کر اظہار الہام کے صحیح اور محقق ذرایع بنے یہہ توضیح ہے کہ خدا ربوبیت میں ہر ایک جگہ موجود بلکہ حاضر ہے لیکن الہام خاص فوق النیچر تاثیر ہے۔ ربوبیت میں خدا اسباب ثانی کو استعمال کرتا ہے اس لئے اس قسم کے افعال الٰہی نیچرل یا فطرتی کہلاتے ہیں لیکن وحی باطن میں انسان کا کلام اعتباری یا یقینی رتبہ اختیار کرتا ہے جو غلطی اور سہو سے مبرا ہوتا ہے۔ وحی ظاہر میں خدا اپنا علم یا ارادہ ظاہر کرتا ہے وہ ایسی باتوں کا انکشاف ہوتا ہے جو انسانی کنہ کے ذریعہ دریافت نہیں ہو سکتیں اور جنکے حاصل کرنے سے انسان گیانی اور دھرم ایک بنتا ہے یعنی الٰہی علم کے جاننے اور الٰہی ارادہ کے پہچاننے والا ہو جاتا ہے۔ وحی باطن و ظاہر کے علاوہ عرفان ہے جو روح قدس کی

روشنی اور ہدایت ہے جو ہر ایک ایماندار اور حقیقی متلاشی کے قلب میں ڈالی جاتی ہے اور اُس کی بدولت انسان اُن باتوں کو جو بذریعہ وحیِ باطن و ظاہر پیش کی گئی گرہن کر کے روحانی بنتا ہے اُسی کا نام عرفان یا معرفتِ الٰہی ہے تاکہ فوق الفطرت کا تعلق اِن مکالمات اور مخاطبات کے ذریعہ جو ظہور میں آئے مومنین کے ساتھ دائمی رہکر انکو غایت مطلوبہ تک پہنچاتا ہیں۔ اِس نے ہم مسیحیوں کے لئے ہر زمانہ اور ہر حالت اطمینان کا باعث ہے لیکن مسلمانوں کے لئے جواب تک دیگر مجددوں اور مصلحوں کے دیے ہیں ہر ایک زمانہ اور ہر حالت انکے لئے بے چینی اور اضطرابی کی حالت پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب جیسے شروع سے اُٹھا کئے ہیں اور بہتوں کو اپنی طرف پھیر بھی لیا ہے اور بعض کو ڈرایا ہے اور بعض کو دھمکی دی اور پھٹکارا ہے۔ اب ہم مرزا صاحب کی دعا کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ (۱) "اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کی حالات سے تو واقف ہے۔ اگر یہہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے۔۔۔۔۔" "تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور انکی جماعت کو خوش کر دے آمین"۔ یہہ دعا نہایت تکبر اور نخوت سے پر ہے۔ اس دعا سے آپ کے دل کی تباہ حالت کی پوری جانچ اور پڑتال ہوتی ہے۔ آپنے خدا کے سامنے آکر نہ تو اُسکی عظمت کو پہچانا اور نہ ہی وہ پہلو عاجزی اور خاکساری کا اختیار کیا جو ہر ایک بشر کو زیبا ہے آپ گویا خم ٹھونک کر اور بڑے گھمنڈ میں باری جناب کے روبرو آتے ہیں۔ اس شخصی دعا میں آپ کے دل کا پورا نقشہ اترا ہے یعنے پتھر سا بے حس و حرکت اور غیر مجذوب ذرا غور کریں اپنے دعا کے کلموں پر "اگر یہہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے" اگر تو و آپ اپنی ہلاکت چاہتے ہیں۔ واقعی اگر آپ میں سے خدا ترسی حقیقی تو بہ انکساری بالکل کا فور نہ ہوتی تو آپ یوں دعا کرتے کہ اگر یہہ دعوے محض میرے نفس کا افترا ہے تو مجھے اس افترا سے روشنی اور ہدایت فرما تاکہ میں حقیقی تائب ہو کر تیری نظر سے دور نہ ہو جاؤں بلکہ تجھ سے ہدایت یاب ہو کر نہ صرف مولوی ثناء اللہ سے بلکہ ان تمام بندوں سے جنکو میں نے دھوکا دیا اور جھٹلایا صدقدل اور عاجزی سے معافی کا خواستگار ہوں۔ اور آیندہ اپنی زندگی سے تیری پوری پوری تعظیم و تکریم بجا لاؤں اور تیرا حقیقی خوف رکھوں اور تیری تمام راہوں پر چلوں اور تجھکو تمام دل سے اور ساری عقل سے اور سمجھ سے اور اپنے سارے زور سے پیار کروں اور اپنے ابنائے جنس کا خادم ہونا پسند کروں۔

مرزا صاحب کی دعا کا دوسرا حصہ مولوی صاحب کے حق میں یہہ ہے "اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی انکو نابود کر"۔۔۔۔۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جنکو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھہ دیتا ہے آمین

ناظرین ذرا اس دعا پر بھی غور کریں۔ مولوی ثناء اللہ مثل ہزارہا اور مولویوں اور عیسائیوں کے مرزا صاحب کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ یونہی نہیں بلکہ انہوں نے مرزا صاحب کو انکی اپنی کہی ہوئی پیشگوئیوں کی کسوٹی پر انکو پرکھا ہے اور جھوٹا پایا ہے اور جھوٹا ثابت کیا ہے دیکھو انکا رسالہ الہامات مرزا اسی طرح دیکھو ڈاکٹر عبد الحکیم کا رسالہ المسیح الدجال اسی طرح عیسائیوں کی طرف سے دیکھو ضربۃ المسیح اور چراغ دین کے ہینڈ بل سے ایک مضمون جو اسی مہینہ کے تجلی میں شایع ہوا ہے۔ مولوی صاحب کے اِس دلی یقین کے بارہ میں مرزا صاحب انکی ہدایت نہیں چاہتے بلکہ انکو مکذبین قرار دیتے ہیں اور ان کے حق میں دعا، شر مانگتے ہیں۔

بااین عقل و دانش بباید گریست

خدا کی نظر میں تو یہ دنیا ہر ایک بشر کے لئے مہلت کی جگہ ہے تاکہ انسان ہدایت یاب ہو کر ہر ایک قسم کی بدی اور نخوت سے بچے لیکن یہہ شخص بصورت انسان و بسیرت شیطان خدائی حقوق اپنے ہاتھہ میں لیتا ہے اور انسانوں کے نابود ہونیکی دعا کرتا ہے اور اسکی بھلائی کا صرف وہیں تک خواہشمند ہے کہ وہ ڈر کر گالیاں دینا چھوڑ دے۔ واہ رے مسیح موعود۔

ہم ناظرین کو یہہ بھی جتا دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے آخری فیصلہ میں فتح مولوی ثناء اللہ کے ہاتھہ سپرد کر دی ہے اور حقیقت میں مولوی صاحب کو فتح ہوئی ہے کیونکہ مرزے کے اخباروں میں مولوی صاحب کو حلف اٹھانے پر مجبور کیا تھا کہ وہ قسم کھا کے کہدیں کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام سچا ثابت نہیں ہوا آپ نے اپنے اخبار اہلحدیث میں بڑی صفاحت سے قسم کھانا قبول کیا تھا لیکن یہہ بھی دریافت فرمایا تھا کہ مرزا صاحب نیجہ سے مطلع کریں اور وہ ایسا نتیجہ ہو جو محتاج بیان نہ ہو اس امر سے مرزا صاحب نے صاف گریز کیا ہے لہذا مولوی صاحب کو واقعی فتح ہوئی ہے۔ ہم یہانتک لکھہ چکے تھے کہ مولوی صاحب موصوف کا مفصلہ ذیل خط پہنچا جو ہم بخوشی تمام درج اخبار کرتے ہیں سچ ہے شیر قالین اور ہے اور شیر نیستان اور ہے رہا ہذا۔

مرزا صاحب قادیانی کا نرالا فیصلہ

ہاے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو ٹوٹ جائے دلولہ دل کا

اڈیٹر صاحب! آپ کے ناظرین کو شاید معلوم نہ ہوگا کہ قادیانی اخبار الحکم کے اڈیٹر نے ۱۷ مارچ کے پرچہ میں لکھا تھا۔ کہ ثناءاللہ قسم کھائے کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام سچا نہیں ہوا۔ جس کے جواب میں میں نے اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۹ مارچ میں لکھا تھا۔ کہ میں قسم کھانیکو طیار ہوں کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام اور پیشگوئی خداتعالیٰ کیطرف سے نہیں ہے۔ یہہ بھی لکھا تھا۔ کہ مرزا صاحب اس قسم کے نتیجہ سے مجھے پہلے اطلاع دیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی عادت شریفہ ہے کہ جونہی کسی مخالف کو زلہ۔ زکام ہوا تو انہوں نے اپنی صداقت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ اور مریدوں نے کان کان بجا کر ناواقفوں کو گمراہ کرنا چاہا اس لئے فرضی ہے۔ کہ مرزا صاحب مجھکو اس حلف کے نتیجہ سے اطلاع بخشیں۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ایک بڑا لمبا چوڑا مضمون الحکم اور بدر قادیانی اخباروں میں چھپوایا۔ کہ تم یہہ کہو وہ کہو۔ جس کا جواب میں نے اہلحدیث میں دیا۔ کہ میں سب کچھ کہونگا۔ مگر تم پہلے مجھے یہ بتلا دو۔ کہ اس کہنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔ چونکہ اس سوال کا جواب مرزا صاحب کے پاس کچھ نہ تھا۔ کیونکہ وہ تو جو ہیں سو ہیں اور ہیں وہ بحکم من آنم کہ من دانم خود ہی جانتے ہیں۔ اس لئے الحکم۔ بدر وغیرہ اخبارات میں نئی چال کا ایک مضمون لکھایا۔ کہ میں مولوی ثناءاللہ سے بہت تنگ آگیا ہوں اس نے مجھے بہت ستایا ہے۔ اس لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ میری زندگی ہی میں طاعون سے نہ مرے تو میں جھوٹا۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے واہ وا کیا کہنے ہیں ؎

این کرامت ہا ما را چہ عجب۔
گربہ شاشید و گفت باران شد

اڈیٹر صاحب۔ آپ تو فرد ان ذات شریف کی چالوں سے واقف ہیں۔ لیکن آپ کے ناظرین حیران ہونگے کہ مرزا صاحب ہر سال اپنا فیصلہ خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ گر جب فیصلہ ان کے برخلاف ہوتا ہے تو نہیں مانتے اور اپنے اطوار و کردار سے ثابت کرتے ہیں کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اوسنے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

پہلی دفعہ ۱۸۹۶ء کو آپنے رسالہ انجام آتھم کے آخیر صفحہ پر لکھا۔ کہ اب ہم علماء کو مخاطب نہ کرینگے۔ مگر جونہی تھوڑے روز گذرے تو خارش نے غلبہ کیا۔ یہ کتاب لکھی وہ لکھی تحفہ گولڑیہ لکھا۔ تحفہ غزنویہ لکھا۔ اس سے بعد ۱۲ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپنے رسالہ راز حقیقت لکھا جسمیں اپنے دام افتادوں کو تیرہ مہینے تک صبر کرنیکا سرکلر دیا۔ اسمیں بھی یہ الفاظ تھے۔ کہ اب اُس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے۔ جو کسی کی رعایت نہیں کرتی۔ لیکن یہ ۱۳ ماہ میعاد بھی ختم ہوگئی اور مرزا صاحب کے مراد کوئی فیصلہ نہ ہوا جیسے علماء کی مخالفت بدستور جاری رہی۔ تو آپنے ۵ نومبر ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار دیا۔ کہ تین سال تک فیصلہ ہو جائیگا۔ جب وہ تین سال بھی خیریت سے گذر گئے اور چوہے کے بل سے بھی آواز نہ آئی۔ تو آپنے ان سب فیصلوں کو غلط قرار دیکر پھر مباہلہ بازی اور دعا سازی شروع کی۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائیگا۔ اڈیٹر صاحب آپنے بھی سنا ہوگا کہ مرزا صاحب ہمیشہ ہی پردا پرد باتیں لگاتے ہیں کہ آو جھوٹا سچے سے پہلے مرجائیگا۔ اسکی وجہ میں آپکو بتلاتا ہوں۔ کیونکہ میں مرزا صاحب کے رازوں کے سمجھنے میں بفضلہ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں۔ آپکی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر حریف پہلے مرگیا۔ تو خصمتا خوب لٹو ہونگے اور چاندی کھری ہوگی۔ اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہوگئے۔ تو کوئی قبر پر لات مارنے تھوڑا آئیگا۔ یہ ہیں ان کے رموز اس لئے یہ حضرت میرے سوال کا کھلا کھلا جواب نہیں دیتے۔ کہ میں آپکے حسب استدعا قسم کھاؤں تو مجھے کیا تکلیف ہوگی۔ اس سوال کو ناحق میں ہو معرا و معر ٹلاتے ہیں دراصل بات یہہ ہے۔ کہ اس سوال کا جواب دے ہی نہیں سکتے سچ ہے ؎

زاہد نہ داشت تاب وصال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

پیارے ناظرین آجکل طاعون سے مرجانا کونسی بڑی بات ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی نشانی دکھاؤ جو ہم بھی اسکو ... عبرت حاصل کریں۔ مرگئے تو کیا دیکھیں گے۔ کیا ہدایت پائینگے اور اگر آپ مرگئے۔ تو ہم کسکو الزام دینگے۔ اس لئے آپ خدا سے دعا کریں۔ کہ کوئی ایسی علامت مع تاریخ مقرر کرے جسے ہم بھی اسکی ہدایت سے مستفیض ہوں آپکو تو بقول آپکے خدا کئی دفعہ کہہ چکا ہے۔ کہ جب تو دعا کریگا میں قبول کرونگا اور دیکھو اشتہار ملحقہ تریاق القلوب پھر اب کیا مشکل ہے۔ کہ آپ میرے سوال کو دعا سے حل کرادیں بس ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دلکا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دلکا

اسی مضمون کا جواب میں نے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اور طرح سے بھی دیا ہے

آپکا بہی خواہ
ابوالوفا ثناءاللہ امرتسر
۲۱ اپریل ۱۹۰۷ء

مراسلات

یو۔پی۔ سنیڈ پنجاب

اس سنیڈ کے متعلق پندرہواں سالانہ جلسہ بمقام پسرور مورخہ ۲ اپریل ۱۹۰۷ء کو منعقد ہوا۔ جلسے برابر تین روز ہوتے رہے ۔

یو۔پی۔ مشن کے تمام دیسی اور ولایتی خادمان دین اور اہلکار جنکی کل تعداد ۷۰ ہے ان میں ۵۸ حاضر آئے تھے۔ ان کے پسرور اور گوجرانوالہ و دیگر جگہوں سے اور بہت سے مس صاحبان بھی برائے دینے امتحان اور شن ٹریننگ



آئے ہوئے تھے۔ اکثر جلسوں میں شریک ہوتے تھے پہلے دن پادری مکالی صاحب میر مجلس نے نہایت ہی دلچسپ اور پرتاثیر وعظ یوحنا ۱۴ پر سنایا۔ صاحب موصوف نے نہایت فراخدلی سے دیسی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ یہہ پہلی دفعہ ہے۔ کہ دیسی برادران کو ایسا موقعہ نصیب ہوا۔

پھر پادری انڈرسن وگنگالال و ملوچند صاحبان کے مضمون پیش ہوئے مقدم الذکر صاحب کا مضمون بہت ہی ابھارنے والا و ہمدردی سے بھرا ہوا تھا۔ سامعین نے بہت تعجب کیا کہ ولایتی صاحبان سے ایسے فیاضی کی درس عمل میں آئے۔ ایسی یگانگت کے لئے خدا کا سب نے شکریہ ادا کیا۔

اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ اس سے پانچ برس پہلے کبھی ایسی کامیابی کے ساتھ سینڈ کے جلسے نہ ہوئے تھے۔ کیونکہ سب کے دل میں خدا کی روح کام کرتی نظر آتی تھی اور کثرت سے خدا نے اس سال برکت بھی دی ہے سینڈ کی کاروائی بڑی کامیابی کے ساتھ ہوتی رہی اور چپ چاپ بغیر بحث ومباحثہ کے خدا کی ہدایت کے موافق ہر امر طے ہوتا رہا ہے۔ ممبران اپنی مشن کے لئے غیرتمندی ظاہر کرتے اور آگے بڑھنے کے لئے کامیابی حاصل کرنیکی بابت خواہشمند اور وفادار و خوب سرگرم نظر آتے تھے۔

انتظام رہایش بہت عمدہ تھا۔ اس امر میں پسرور والے سب سے زیادہ سبقت لے گئے کھانے وغیرہ کے متعلق بھی بہت فراخدلی سے کام لیا گیا گو وہ سرکاری خرچ سے سب کام ہوا تو بھی تعریف کے قابل تھا۔ خاصکر وہ کھانا جو اجلاس میں ہوا۔ پلاؤ کے بعد پسرور کے مشہور سوغات "بیر" مہمانوں کو اور بھی لطف دے رہے تھے۔ اور سب نے خوشی ظاہر کی۔ اُسی وقت تصویریں بھی کھینچی گئیں تھیں کھانے کے بعد پادری مکالی کنینگسن شہباز صاحبان نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں اور مخدومی و مکرمی مولانا مولوی خدابخش صاحب ایڈیٹر پسرور نے یہ نظم کہہ سنائی۔ جو بہت ہی پر لطف اور پرمطلب تھی۔ سب نے خوشی میں چیئرز دیئے۔

نظم یہہ ہے

دے مجھے توفیق اپنے فضل سے یا ربنا
حمد و ثنا تیری سدا کرتا رہوں بے انتہا

حال دوران جسقدر معلوم ہوتا ہے مجھے
آرزو ہے نظم میں اسکو بنا کر دوں سنا

طرز سے محفوظ لکھنا کار ہے مشکل بہت
ایسے مجمع میں کھڑے ہو کر سنانا غزل کا

وہی اپنے دل میں سمجھیگا میری طرز سخن
ہو سنا جسنے کبھی آواز بسم النغم کا

مال و زر دنیا پہ جو مغرور ہیں وہ بالغرور
اہل خرد سے پوچھ لیں کیا قلب ہے اقبال کا

لا بقا پر اسقدر کس واسطے شیدا ہی تو
کس لئے اس آمد و شد پر نہیں کچھ سوچتا

واقعی یہہ زندگی ہے اے دلا مچھ حباب
جس بات پر نازاں ہے تو اسکو نہیں ہرگز بقا

اس حیات مستعارہ پر نہیں اہل شعور
دل لگاتے اس لئے ہے یہ تو سب مکر و دغا

دولت دنیا و دوں پر کیوں گمان کرتا ہے تو
آج تیرے بس میں کل قبضہ میں اسپر اور کا

ناز و ادا سے ہی یہہ پھلاتی عروسہ پیشہ ساز
سلف سے لے آخنک کیسے کیا اس نے دغا

دار فنا کو چھوڑ کر کنج لحد میں ایک دن
اپنے اپنے وقت پر گذرینگے سب شاہ و گدا

اس بات کو معلوم کر غافل نہ پچھتائے گا
کس لئے پیدا کیا انسان کو ہے رب سماد
زندگی کا راستہ ہموار کرنا چاہئے ؏

راستی اور عمل سے یہہ امر ہے خیر الورا لے
حسد و بغض و کینہ لالچ سے سدا اے نازنین
بچکے رہنا زہر قاتل ہیں یہ سب جور و جفا

اس سرائے فانی میں ہم مہمان ہیں چند دن
طالب دنیا و دونکو یہہ سمجھنا ہے روا

مال و زر جاہ و حشم یہ طفل و زن عیش و خوشی
پل میں جدا ہو جائیگا یہہ سب جو ہے نشو و نما

حال دنیا سر بسر اہل بصارت کے قریب
خواب ہے یا داستان گذری ہوئی یا ہے ہوا

دار فانی سے دلا کر غور تجھسے پیشتر
چل بسے ہیں شہر خاموشاں میں لاکھوں بادشاہ

قیصر و فغفور و جم نوشیروان و کیقباد و دارا
کیسے کیسے شاہ عالم سے گئے سوئے بقا

دار ابھی ہارا اجل نے سلطان سکندر ہے کہاں
جسکا جہاں میں ہے عیاں القاب ذوالقرنین کا

پیر کنعانی کہاں تخت سلیمانی کہاں
کچھ پتہ ملتا نہیں اسحاق و اسمعیل کا

موسیٰ و ہارون دنیا میں نظر آتے نہیں
سالار تھے جو قوم اسرائیل کے ہم راہنما۔

فرعون کرتا تھا جہان میں مال و دولت پر غرور
اب سراغ ہمکو کہیں ملتا نہیں غرقاب کا

شیخ سعدی اور جامی و نظامی انوری "
سخن گوئی میں بہت کہتے ہیں انکو مرحبا

اب کہاں ہیں دیکھلوان کے یہ سب شعر و سخن
صاف بتلاتے ہیں دنیا تو ہے لہو بے وفا

اس جہان فانی سکان کو چھوڑ کر صدہا جوان
دیکھو کونے قبر میں خاموش لیٹے ہیں کیا
ہائے کوئی بھی نہیں آتا اُدھر سے اس طرف
خبر نہیں کیسے وہاں لیٹے ہیں انکو دغا

شہر خاموشان میں رہنے والو میری عرض ہے

کچھ نہ کچھ ہمکو بھی تبلا دو وہاں کا ماجرا
آنے والے آجکل ہم بھی تمہارے پاس ہیں
دے رہے پیغام وعدے بال ہیں صبح و مساء

جب فراہم ہو کبھی اُس عالم ارواح میں
یاد رکھنا مہربانی سے یہ میرا مدعا
بہر خدا اجلاس میں آداب سے دینا سلام
جب ذکر آوے وہاں اس طالب دیدار کا

آجکل کیا ہو رہا ہے حال دنیا کا خراب
آگے لکھتا ہوں خدا کے فضل سے سن تو ذرا
حکم روح القدس عالم میں سنانے کے لئے
دیکھو پھرتے ہیں عیسائی کیا خوشی سے جابجا
کھلینگے سر شیطان کا فضل خدا سے ایکدن
نعرے خوشی کے مارکر گاتے ہوئے ہلیلویا
تسلیم کرکے لے گئے برکت ہیں بالائے سما
کچھ تو سوچو تم بھی اے ہندو مسلمان کیا ہوا

ہر کوئی چکڑالوی کوئی قادیانی کا مرید
کفر بکتے ہیں خدا کے نام پر کیا برملا
آتما پرماتما اور ذکر اواگون پر ، ، ،
سر بجائی سفت کرتے ہیں بیچارے آریا
سکھ بیچارے ہیں ایسے باباجی کے معتقد
گویا انکو آگیا ہے ہاتھ پر سرخاب کا

ہیں سناتن دھرم میں مغرور سب بیٹھے ہوئے بہت
سب مخالف راستی کے ہیں یہ احوال علا
تکفیر کرتے ہیں خدا کے نام پر خورد و کلان
جب سنایا جاتا ہے انکو کلام اللہ کا
بے خبر ہیں سب خدا کے فضل سے راہ نجات
آسماں پر ہے مسیح مصلوب کیا زندہ خدا
مانتے ہرگز نہیں فرمان رب العالمین
اس لئے جاتا نہیں اس ملک سے قحط و وبا

طاعون کا آنا جہاں میں ہے یہ سکھلاتا سبق
توبہ کر جاوے گناہوں سے یہ سب خلق خدا
ہائے کیوں نفرت نہیں کرتے ہو بد افعال سے
ہوگیا ہے اب تو غلبہ ہر جگہ طاعون کا
گذرنے جاتے ہیں بس بیچارے طاعون سے
مردمان ہند بیچارے دریغا حسرتا ، ،

چون سگ دیوانہ اس طاعون ظالم گھونکر
فی الحقیقت حال دنیا ہے کیا ماتم سرائے
دیکھو کیسے نوجوان ہیں کردیئے اُس نے ہلا
ہر طرف سے کان میں رونے کی آتی ہے صدا

نامناسب عمل سے یہ نسل آدم آج کل
اس مخالف کے وسیلے پا رہی ہے کیا سزا
ناگہان جس شخص پر کرتا ہے یہ اپنا اثر
وہ تو بچتا ہی نہیں ہے مرض کیسی لا دوا

آدمی کی ذات کو برباد کرنے کے لئے
گھومتا پھرتا ہے چون شیر ببر ہر جا بجا
کردیا لاچار ہے خلق خدا کو آن کر
دشمن جان جہان طاعون موذی بیحیا
جاتا نہیں پنجاب سے کمبخت شیطان کا بکا
خون پیتے خلق کا گذرے ہیں اسکو سالہا

آرزو ہے دور ہو جاوے جہان سے بالفور
فضل تیرے سے بہت جلدی خدایا یہ بلا
یاالٰہی اپنے بندوں کو مسیح کیواسطے
التجا ہے دور فرما ازظلم وقحط ہم وبا ـ
اب بھی موقعہ ہے خدا کیواسطے اے دوستو
دست بستہ عرض ہے کرتا گدائے بے نوا

کھولکر آنکھیں ذرا دیکھو کلام اللہ کو
کیا تمہارے واسطے ہی انہیں فرماتا خدا
بحر عصیان ہر طرف آتا نظر ہے موجزن
پکڑ لو گر عقل ہے دامن مسیح ابن خدا
ہے صلیب اور کیا بے شک خوشی سے بیدریغ
جان اپنی کو تمہارے واسطے اس نے فدا

اور بھی معلوم ہے کچھ حال تازہ آپ کو
اکتیس مارچ سن رواں کی سبت والی شام کو
اس کا بھی تو کچھ اشارہ چاہئے اس نظم میں
بندگان کیواسطے اب وہ نظارہ ہے کیا
آسمان سے آگ کا شعلہ گرا تھا برزمین
جسکو اکثر لوگ کہتے ہیں ستارہ ہے بڑا

واقعی یہ وہ نداہے جو کلام اللہ میں
آثار محشر کا مسیح ابن خدا فرمادیا کہ
ہے قیامت کا نشان اس کے لئے تم ہوشیار
خوب دیکھو باب چوبیس متی کی انجیل کا

آج کیا موقعہ مبارک ہے کیا ہمکو نصیب
جامع التفرقین ہو شکر اس کا دائما
تشریف لائے ہیں خدا کے فضل سے پر ضیا
ممبران شد امرکین مشن از جابجا ، ،
آگئے ہیں جس غرض کیواسطے کرکے صرف
ہو بہت برکت تیری اسکام پر یا مالکا
سو چمن گے تیرے کام پر وہ ثنا فوقتا چند دن
ہو وے ہر اجلاس میں تیری حضوری ...
یاالٰہی آرزو ہے ممبران شد کو ، ،
اپنی روح القدس کی کثرت سے برکت کر عطا

میں بھی چاہتا ہوں اس اپنے ٹوٹے پھوٹے شعر کو
پاک محفل میں کھڑے ہو کر ادب سے دوں سنا
ہوگئی جو نظم ہے فضل الٰہی سے تمام
پیش کرکے انکی خدمت میں کروں یہ التجا
مہربانی سے اگر چھپوا دیں اسکو بے دریغ
تا ابد کرتا رہوں گا شکر میں اس بات کا

پادری صاحب عزیز الحق یہاں موجود ہے
مہتمم اخبار والا شان طب عام کا ،
چشم بد ہو دور یہ فرخندہ خوشیرین سخن

جانے - اور کون خدا کو یاد کرے - پھر تو یہہ دنیا ہی دنیا سب کچھ ہو - ہماری عقل اور تدبیر کامل ہوتی ؛

پس جینا میں نہیں جانتی کہ یہہ اچھا ہے کہ تم اپنے میں ایسی طبیعت کو جگہ دو بلکہ جہان تک ہو سکے ایسی طبیعت کرو کہ جو غریبوں اور مفلسوں کے ساتھ ہمدرد ہو - اور اوروں کی طرف حقارت سے نہ دیکھہ کر رحم و ترس کی نظر کرو - یہہ سوچکر کہ اگر خدا نے ہمکو کوئی - خوبی - بڑائی - عقل - ہمارے ہمسایوں سے زیادہ دی ہے تو یہہ ہماری ذاتی فضیلت اور خوبی کے باعث سے عطا نہیں ہوئی ہے بلکہ اُسکی راحت اور حکمت کے باعث سے - وہ جسکو چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے - بادشاہوں کو فقیر اور فقیروں کو تخت نشین کر دیتا ہے - دیکھو کیا سبب ہے کہ ایک قوم ہر صورت میں بزرگی اور فوق بمقابلہ دوسری کے جبکہ وہ سب کچھ یعنے دھن دولت ملک اور زمین رکھتی ہے پاتی ہے - اور بعض تو ایسی کہ انسانیت کی عقل سے بھی محروم ہو جاتی ہے - پھر کیا یہہ اور وہ اپنی بڑائی یا عقل سے فضیلت اور نالائقی (خفت) اٹھاتے ہیں - ہرگز نہیں - یہہ رحمت الہی ہے ؛

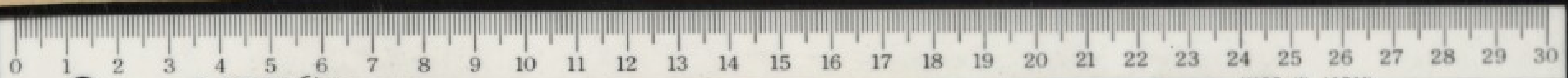
اُسکی رحمت یا فضل جس قوم پر یا جن لوگوں پر ہوتی ہے وہی بڑھتے ہیں نہ کہ اپنی خوبی یا صداقت سے ؛

اِس لیے اگر تمکو اِس دنیا میں خدا نے اپنی رحمت سے آسودہ اور عقلمند بنایا ہے تو تمکو لازم ہے کہ اُسکی شکر گذاری ادا کرنے کے لئے اُسکی غریب اور جاہل خلقت پر مہربانی اور رحم کرو - اور جہانتک ہو سکے ہمدردی سے پیش آؤ ؛

دل میں سمائی - پس میں فوراً اوٹھکر اور دوبارہ منہ دھوکر جینا کے کمرہ میں چلی گئی وہ دیکھتے ہی مجھکو خوش ہو کر کہنے لگی - کہ مریم میں تو ڈر گئی تھی کہ شاید تم کہیں بیمار نہ ہو گئی ہو کیونکہ آج تمہیں آنے میں بہت دیر ہو گئی تھی میں نے جواب دیا کہ ہاں - بے شک آج مجھے دیر ہو گئی اور سبب اُس کا یہہ ہوا کہ میری بہن کی آج چٹھی آئی - اُسمیں بہت سی ایسی باتیں اُس نے لکھی تھیں کہ جن سے مجھے کچھ خواہ نخواہ غم ہوا - مگر خیر جینا تم یہہ تبلاؤ کہ کسی خاص ضرورت یا کام کے لئے تو تمکو منظور نہ تھا کہ میں جلدی آتی - اس نے کہا نہیں جی نہیں - میں تو صرف اس سے ڈرتی تھی کہ تم کہیں خدانخواستہ بیمار تو نہیں ہو گئیں اور یہہ تم ہی سمجھو کہ اگر تم بیمار ہو جاؤ تو مجھے دن کٹنے کیسے مشکل ہوں اس بات سے تم دریافت کرو گی کہ میں کیسی خود غرض ہوں - میں بولی - جینا نہیں - اگر یہہ بات سچ ہو کہ تم خود غرض ہو تو پھر مجھے بڑا افسوس ہو - کیونکہ خود غرضی عیب ہے - اور ہمارے استاد اور راہ نما کی سکھلاوٹ کے بالکل برعکس - اُس نے اپنے نمونہ اور سکھاوٹ سے یہہ ہمکو سکھایا ہے کہ ہر ایک کو اپنے سے اچھا جانو " جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا تم بھی اُن کے ساتھ کرو " - اب میں نے جانا کہ تمکو مجھ سے دلی محبت ہے - اور میری تکلیف و راحت سے تمکو رنج و خوشی حاصل ہوتی ہے پس اگر میں بیمار ہوئی تو کیا تمہیں رنج نہ ہوتا - وہ بولی ضرور بلکہ شاید ایسا ہوتا کہ بیان سے باہر - کیونکہ میں کبھی نہیں چاہتی کہ کسی کی بیماری کی خبر خواہ وہ غیر ہو یا میرا جان پہچان والا سنوں - پھر خدانخواستہ اگر تمہارے جیسا عزیز شخص بیمار ہو تو مجھے کتنا برا معلوم ہو - مجھے ابھی اس بات پر اپنی پیاری بلی یاد آئی جو کہ اتفاقاً بیمار ہو کر مر گئی - اُسکو میں نے بچپن سے پالا تھا اور وہ مجھے بہت پیار کرتی

تھی یہان تک کہ میرے ساتھہ ہی سوتی تھی۔ مجھے اُس جانور کے مرنے کا اتنا غم ہوا کہ جتنا ماں کو اپنے بچہ کا۔ میں کئی دن تک اُس کے واسطے روتی رہی۔ میرا کھانا پینا بھی چھٹ گیا بلکہ میں بیمار ہوگئی اور ایسی بیمار کہ میری ماں کو مجھے میرے دل بہلانے اور آب و ہوا بدلنے کے لئے ایک اور شہر کو لیجانا پڑا۔ پس میری طبیعت ایسی ہے کہ کسی قسم کی تکلیف یا مصیبت کا سننا مجھے نہایت ہی بڑا معلوم دیتا ہے۔ غریبون کی طرف بھی دیکھ کر نفرت آتی ہے اور نہیں سمجھ سکتی کہ خدا نے انکو کیوں پیدا کیا۔ اور کیون غریب ہونے دیا۔ یقیناً اگر وہ خدا مہربان۔ کریم۔ اور قادر ہے تو پھر کیا اُسمیں اتنی طاقت نہیں ہے کہ غریبون کو آسودہ اور تونگر بنادیوے۔ تونگروں سے تو بہت لوگون کو فیض پہنچتا ہے جبکہ غریبون سے فائدہ تو درکنار رہا اور تکلیف پہنچتی ہے۔ مریم تمہارا اسبارہ میں کیا خیال ہے۔ مینے جوابدیا جیننا بے شک۔ جو تمنے کہا سچ ہے کہ غریبون سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور خدا میں انکو تونگر بنادینے کی قدرت ہے۔ مگر عزیزہ جیناؔ۔ خدا کے کارخانون میں قدرت اور حکمت دونو ملی ہوئی ہیں۔ اُس کی حکمت تو یہہ ہے کہ ساری خلقت کسی حالت میں یکسان نہیں ہے۔ یعنے دوسرے سے کسی چیز میں مطابقت نہیں کہاتا ہے۔ نہ شکل عقل قد و قامت۔ حیثیت۔ علم اور رتبہ میں۔ اور ہماری عقل ناقص میں اُسکی حکمت یا بھیدون کا پہچاننا بہت ہی مشکل ہے۔ اس لئے بہتر سب میں یہہ ہی ہے کہ ہم اُسکی حکمت کو کامل جانکر مان لیوین اور اسکی کردگاری کو ہر صورت سے منظور و قبول کرین۔ باوجود اِس کے پھر بھی جہان تک ہماری عقل ناقص اور علم نارسا پہنچ سکتا ہے ہم جانتے ہیں کہ غریبون کا بھی ہمارے واسطے ہونا نہایت مفید اور غنیمت ہے جیسے کہ ہر قسم کے دکھ

سکھہ کا بھی۔ جیننا۔ سوچو اگر غریب نہ ہوتے تو امیروں کو کون جانتا۔ ہر چیز کی مقابلہ سے قدر ہے۔ سب یکسان ہی تونگر ہوتے تو غریبی کی کون تمیز کرتا۔ جب درجے ہیں تب ہی شناخت ہے۔ دوسری بات یہہ ہے۔ اگر غریب نہ ہوتے تو ہمارا جو ہمدردی کا کیا ظاہر ہوتا۔ تمام مخلوق ایک دوسرے کی مدد کی محتاج نہ ہوتی تو ہمدردی کی بھی کوئی حاجت نہ باقی رہتی۔ اور ہم لوگ کیسی بُری حالت میں ہوتے۔ پس ہم سب کسی نہ کسی صورت سے ایکدوسرے کے اِسی خلق خدا میں محتاج ہیں۔ اور یہ محتاجگی ہی باعث ہماری خوشی اور عزت کا ہے۔ تیسرا فائدہ مفلسی اور بیکسی سے یہہ ہے کہ اہل دول و فارغ البال اُس سے مقابلہ کرکے اپنی آسودہ حالت اور فارغ البالی کے زیادہ شکر گذار ہوتے ہیں۔ جو واجبات سے لازم ہے۔ چوتھی بات یہہ ہے کہ غریبوں ہی سے ہمارے ہر روز کے کاروبار کا انصرام بہم پہنچتا ہے۔ پس غریب ہی ہیں کہ ہماری بڑائی کا سبب ہے۔ پر ہماری بڑائی اُن سے سلوک کرنے سے ہے۔ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح اِس دنیا میں مسکین ہوکے رہا۔ اور غریبون کو چنکر اُس نے اپنا شاگرد کیا۔ جس سے ہمکو۔ یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اُس نے غریبون کو حقیر اور محقر نہیں سمجھا۔ اور مصیبت کے نسبت ہماری بائبل میں یہہ لکھا ہے۔ "کہ ماتم کے گھر میں جانا بہتر ہے بہ نسبت خوشی کے گھر کے وغیرہ وغیرہ"۔ پھر یہہ تھوڑی سی مصیبتیں ہمارے حق میں بہتر تھیں۔ اور کئی ایک آیت ایسی نازل ہوئی ہیں جن سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ مصیبت کا اِس دنیا میں پیش آنا اور ہونا لازم ملزوم ہے۔ بلا اِس کے ہم خوشی کی قدر کب کر سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے اگر مصیبت دنیا میں نہ آوے تو اِس دنیا کو بے ثبات کون



قد و قامت میں ہیں ماشاء اللہ کیسے خوشنما

امید ہے انکی سفارش سے کوئی کالم مجھے
بخشدینگے اندراج اس کے لئے اخبار کا

طبع گر فرماینگے لطف و کرم سے یہ نظم
میں بہت مشکور ہونگا آپ کے احسان کا

گورداسپور کا مشنری ہو اس قدر پاکیزہ خو
وصف خامہ و زبان سے ہو نہیں سکتی ادا

گارڈن صاحب خدا کا مرد کامل بے ریا
باریک بینی سے کیا ہے جانچتا ہر ماجرا

پادری کیگس صاحب پروفیسر سیمنری
واقف علم الٰہی ہیں وہ میرے پیشوا

شاد ہو وینگے غزل سنکر خدا کے فضل سے
کیونکہ یہ پودہ عیاں ہے نصب کردہ آپکا

اور بھی میری عرض ہے غور فرمادیں ضرور
نیج سیلف سپورٹ ہر دو متوکل خدا

لے گئے تشریف ہیں جب سے ادھر سے اسطرف
واللہ بہت مغموم ہے یہ پرگنہ پسرور کا

پادری صاحب ادھر سے کیوں ادھر آتے نہیں
بھوڑیوالا چھوڑے شاہ کرتا شکایت ہے سدا

پسرور میں بھی دیکھ لو گھر گھر یہی ہے گفتگو
پادری پہلا ہی ملجائے تو ہوتا ہے بھلا

کیا کریں مجبور ہیں کچھ پیش اب جاتی نہیں
نکل گئے ہیں ہاتھ سے یہ دو تو صاحب کیا ہوا

پادری شہباز صاحب سخنگو بھی ہیں بہت
دخل رکھتے ہیں کرینگے قدر میری غزل کا

سالک راہ خدا ہے توقع بے شمار
داد دینگے مجھے ہمیں بلا چون و چرا

پادری صاحب فضل دین پر خدا کا فضل ہو
کیا لطیفے بولکر دیتے ہیں محفل کو ہنسا

بھی بہت امید ہے از پادری بی۔ اے شرف
گورداسپور کا پاسبان ہے نوجوان دلکا صفا۔

وہ پورانا مہربان ہے ہموطن میرا عزیز
شمہ بر حال من نظر کرم فرماتے گا

منشی گگو مل صاحب منتظم ہر کام میں
انسپکٹر ہے مدارس مشنری پسرور کا

مہمانونکی ہمہ خدمات اُن کے اہتمام
پر خدا کا شکر ہے اچھی ہوئی سب سے ادا

ممبران سنڈ اکثر اُن کے ہر ایک کام پر
عام کرتے ہیں ثنا تہ دل سے بیچ بیچ ہو سُنا

میرے بھی ہیں وہ مہربان میں بھی ہوں انکو جانتا
خدمت الٰہی میں یہاں گذرے ہیں جنکو سالہا

بندہ پر بھی وہ بہت کرتے محبت ہیں دلی
بعضے بعضے کام میں رہتے مخالف ہیں سدا

تو بھی میں انکا بڑا مشکور ہوں اے دوستو
کیا ہی حسن اخلاق ہیں دیوے خدا انکو جزا

اور بھی ہیں ایک ان خدمات میں اُنکے نبیب
بھائی منگو مل صاحب پاسبان مرد خدا

مضطرب رہتے ہیں اُسدن سے بڑے نائب منیب
دو بڑے ارکان ہیں جب سے ہوئے ان سے جدا

پادری صاحب ڈبلیو جے براونن حق پرست
آجکل جو میزبان ہے ممبران سنڈ کا

رات دن مصروف رہتا ہے خدا کے کام میں
زندگی جسکی عجب ہے زندگی فضل خدا

چونکہ ہو مہمان میرے آجکل اے صاحبو
آپکی خاطر خدا نے ہے مجھے سب کچھ دیا

کار خدمت لائق سے صاف بتلاتا مجھے
ہے ڈبلیو جے براونن میزبان کی التجا

مشتاق ہونا حاضری کیواسطے موجود ہے
خوب کھانا پیٹ بھر کے ہاضمہ کی ہے دوا

حکام والا شان منصف صاحب اور تحصیلدار
تشریف لاکر کلبہ احزان منور ہے کیا

شکر ہے بفضل خدا سے آج بخشی ہے عجب
ہر دو صاحب نے قدم رنجہ سے محفل کو ضیا

چودہری الطاف علی صاحب رئیس پسرور
بھی ظہور الدین صاحب حکمران تحصیل کا

کشن چند صاحب جو سیکنڈ ماسٹر اسکول ہے
وہ بہت حامی نظر آتا ہے کار خیر کا

شکریہ ان صاحبوں کی مہربانی کا ادا
ہونا چاہئے مشن کی امداد کرتے ہیں سدا

دیکھ لو کیا آجکل بھی مہمانوں کے لئے
بورڈنگ سہ لپ دستی کر دیا جنکو عطا

غرض تھی جس چیز کی سب ہو گئی موجود ہے
ان صاحبوں کی مہربانی سے ہی باعث شکر کا

اور بھی ہر کام میں امداد کرتے ہیں بہت
مشنری صاحب بہت مشکور ہے پسرور کا

سردار صاحب انسپکٹر ہیں افسر پلیس کے
اس علاقہ کے پورانے مہربان واقف سدا

منتظم ہیں امن کے خلق خدا کے واسطے
بدمعاش راہزن بدچلن کی خوب کرتے ہیں دوا

تشریف لائے ہیں جو ڈپٹی انسپکٹر آج کل
تفتیش کرتے ہیں بہت جو ضابطہ ہے پلس کا

چور کر دینگے چوروں کو پکڑ کر نذر سے
گرچہ اونچی سنتے ہیں اور ہلکے کانوں کی صدا

آرزو سب صاحبو انکے نام لکھنے کی مجھے
ہے بہت لیکن طوالت کا فکر ہے روکتا

اس لئے معذور ہوں اے صاحبو بہر خدا
بخش دینا گر کسی مصرعہ میں ہو سہو و خطا

سن چکے ہو غزل اب میرا عزیزو شوق ہے
السلام علیک ہو دے سب کی خدمت میں ادا

رباعی

بحق خداوند نبی جہان ✤ خدا بخش سبکو خوشی جاودان
غزل بہت عمدہ سنائی شدگو ✤ طفیل مسیح ہو شہ مرسلان
اس کے بعد گرز انڈسٹریل ہوم پسرور کی یتیم لڑکیون نے نہایت ہی موثر اور خوش الحانی سے خدا کی حمد میں زبور گائے۔ اس وقت تو سب خدا کی یاد میں معلوم ہوتے تھے۔ پادری براؤنفر صاحب کا پسرور میں ہونا غنیمت ہے۔ ان کے تعلقات عوام کے ساتھ قابل تعریف اور خدا کے بندوں والے ہیں۔ واہ رے مرد خدا تیرے حسن انتظام پر شاباش۔

منشی لکوعل صاحب انسپکٹر مدارس مشن دسولوی صاحب اور تین نوجوان سیلف سپورٹ خادمان نے ان ایام میں سب کی وہ خدمت کی کہ قابل تعریف اور شاباش کے لائق ہیں۔ منشی پرعبدیال غیرمسیحی نے بھی خدمات کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھا۔ شاباش اے مائی کے جائیو خدا انکو زیادہ برکت دیوے ہماری دعا ہے کہ ان خدمات کے صلہ میں خدا زیادہ انکو پھیلایا کرے۔ کاشکہ جو برکتیں اس سال سینڈ پر ہوئیں وہ قائم رہیں اور سب کی زندگی زیادہ پھلدار ہوجاوے آمین

راقم محمد انور سرور

گلدستۂ اخبار

یکم مئی سے جو تار خبر ہندوستان سے عدن اور پریم کو جایا کرینگی ان کے کرایہ میں فی لفظ بجائے ایکروپیہ ۵ کے ایک روپیہ ۱ر قرار دیا جاویگا اور آنوک کو جو تاریں بھیجی جاینگی انمیں بجائے ایکروپیہ ۲ر فی لفظ کے ایکروپیہ ۴ر مقرر ہوگا۔

۱۲ اپریل کو امرتسر میں نیشنل انشیورنس بنکنگ کمپنی لمیٹڈ کا افتتاحی جلسہ بصدارت آنریبل ٹھاکر جہان چند منعقد ہوا۔ شہر اور مضافات کے شرفا حاضر تھے۔ جلسہ قومی بھجنوں کے گانے کے ذریعہ شروع ہوا۔ بعد میں کئی ایک تقریرین ہوئیں۔ اس کمپنی کا سرمایہ ۱۰ لاکھ ہے۔ ہز ہائینس راجہ ومہاراج سرجہان سنگھ جی کے سی ایس آئی اور آنریبل راجہ سرہرنام سنگھ آہلووالیہ کے سی آئی ای اس کمپنی کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں۔

آجکل کلکتہ میں دو چینی عورتین قحط زدگان چین کی امداد کے لئے چندہ جمع کر رہی ہیں۔

کمیٹی کارخانجات کی رپورٹ فی الحال مخفی رہیگی مگر بعد میں عام نکتہ چینی کے لئے مشتہر کیجائیگی۔

ہل پٹر اسے جوکہ اٹک دیسی ریاست علاقہ کو ملیہ کے متصل ہے ہتھیار لے لئے جاوینگے اور وہان پرائیکٹ اسلحہ کا اجرا ہوگا۔

باریسال کے لوگون نے ایک جلسہ عام میں ایک رزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا ہے کہ جس جگہ بابو سرندر ونا تھ بنرجی گذشتہ سال پولیس کی زیادتیون سے گرفتار ہوئے تھے اور بہت سے نوجوانون کا خون بہا تھا وہان ایک نہایت موزون میموریل تعمیر کیا جاوے

امیر کابل نے بذریعہ اعلان عام اپنا ارادہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اپنی تمام بادشاہت میں ایک طول طویل دورہ کرینگے۔ اس اثنا میں وہ دارالخلافہ سے ۱۰ ماہ تک کے لئے غیر حاضر رہینگے۔ غالباً اپریل کے آخر میں انکا دورہ شروع ہوگیا ہے ✤

لندن کے باشندے ۴ شلنگ فی سال ہسپتال کے لئے دیتے ہیں اور پارس کے باشندے ۴ شلنگ ۶ پنس۔ مگر نیویارک کے باشندے ۷ شلنگ فی سال دیتے ہیں ✤

ٹرنسوال کے پریمیر جنرل بوتھا کو ۵۰۰۰ پونڈ تنخواہ ملا کریگی اور وزارت کے ہر ایک ممبر کو ۳۰۰۰ پونڈ ملا کریگا ✤

کلکتہ یونیورسٹی سینٹ میں تین نئے فیلوز داخل کئے گئے ہیں یعنی ڈاکٹر تھیبوٹ۔ پادری ای سی ووڈلی۔ اور پروفیسر بنو نیدرا ناتھ سین۔

جس قدر بائبلیں گذشتہ صدی میں تقسیم ہوئی ہیں ان کا وزن ۳۰۷۰۰ ٹن ہے۔ یہہ وزن انگلستان کی کل آبادی کے وزن سے زیادہ ہے۔ ان بائبلوں سے ۲۰۲ فٹ طول اور ۱۴۰ فیٹ عرض اور ۱۸ فیٹ موٹی کی کتاب بن سکتی ہے جس کے ہر ایک صفحہ کا وزن ۱۰ ٹن ہو۔

چین کا ایک مشنری بیان کرتا ہے کہ ایک چینی شخص نے نیا عہد نامہ تین مرتبہ پڑھا اور جب کسی نے اس سے پوچھا کہ آپ نے اس سے کیا سیکھا تو اس نے جواب دیا کہ "جو نہایت ہی عجیب بات مین نے پڑھی وہ یہہ تھی کہ ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم انسان روح القدس کی ہیکل بنیں"

اشتہارات

ے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت تیس گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے ۔ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ہیں ؞

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دی جاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلا قیمت ان کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصول ڈاک کیواسطے روپیہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور کسی خط میں دس خواندہ اور بیوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاک خانہ و ضلع لکھیگا ؞

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

ہے ۱۳

چرچ مشن کے اپر پرائمری سکول میں ایک مسیحی استاد درکار ہے ۔ جو انگریزی اور اردو پڑھا دے کل خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو ۔

پادری ایچ بلیک ووڈ صاحب بھرپور ایجنسی راجپوتانہ

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اسکا منشا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے :-

عوام سے		للعہ سالانہ
اگر تنخواہ	پچاس روپیہ سے کم ہو	ہعہ "
" "	پچیس " "	عہ "
" "	پندرہ " "	۱۲ر "
	ادنیٰ ترین نرخ	۱۲ر "

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے ۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں ؞

المشتہر

پروفیسر جی ۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پرسبیٹرین بیواؤں و یتامے کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۴۷ء میں قائم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے ۔ اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے ۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہت ارزاں ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامے میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے ۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے ؞

المشتہر

پادری ۔ واٹر جے ۔ کلارک صاحب ایم ۔ اے مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ مع ضمیمہ عہ
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک " ۱۱ر " ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؞

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	لگ	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہعہ
پورا کالم	عہ	ہعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؞

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
قیمت سالانہ " " " مع محصول ہعہ
" " آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں دلیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہان ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی سانگلے صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۔

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی ۔

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر یو سی۔ ایس۔ آئی ڈسٹرکٹ سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند ۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یٰسین محمد خانصاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال

(۴) کرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

راقم رادھاکشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑی گران ۔

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۹۰۹ء سے جمع کیا گیا ہے ۔

پادری۔ ایچ گولک ناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر ومنیجر نور افشان ساکن بہلولپور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں وائیلی برادرس کے اہتمام سے چھپا